مولانا زاہد الراشدی، ڈپٹی سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کے افغانستان کے محاذ جنگ کے بارہ میں مشاہداتی تاثرات

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ایک وفد نے مارچ ۸۸ء کے تیسرے ہفتہ کے دوران افغانستان میں خوست کے محاذ جنگ کا دورہ کیا۔ وفد کی قیادت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کی جب کہ باقی ارکان میں صوبہ سرحد کے سیکرٹری جنرل مولانا حمید اللہ جان۔ صوبائی سالار اعلیٰ قاری حضرت گل شاکر گوجرانوالہ۔ ڈویژن کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر غلام محمد۔ ہفت روزہ ترجمان اسلام کے مدیر سید احمد حسین زید۔ گوجرانوالہ جمعیۃ کے امیر مولانا عبدالرؤف فاروقی۔ نارووال ضلع سیالکوٹ کی جامع مسجد حنفیہ قاسمیہ کے خطیب مولانا محمد یحییٰ محسن، مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے راہنما چوہدری غلام نبی اور کلیانہ ضلع گجرات کے ایک نوجوان چوہدری عبدالرشید شامل تھے۔

یہ دورہ حرکۃ المجاہدین کے امیر مولانا فضل الرحمن خلیل کی دعوت پر کیا گیا۔ اور وہ بھی دورہ میں ساتھ رہے۔ وفد نے ۲۱ مارچ کا دن میران شاہ میں گذارا اور حرکۃ المجاہدین کے مرکز کا معائنہ کرنے کے علاوہ حزب اسلامی کے کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ منبع العلوم کو دیکھا اور حزب اسلامی کے دفاتر کا دورہ کیا۔ وفد کا پروگرام مولانا جلال الدین حقانی سے ملاقات کا بھی تھا۔ لیکن مولانا حقانی باڑی کے محاذ پر گئے ہوئے تھے جہاں دو روز قبل مجاہدین نے حملہ کر کے دشمن کے تین مورچے فتح کیے تھے اور نصف صد کے لگ بھگ سپاہیوں کو گرفتار کیا تھا۔

جمعیۃ کا وفد ۲۲ مارچ کو میران شاہ سے ژاور پہنچا اور حزب اسلامی کے مرکز کا معائنہ کرنے کے علاوہ مرکز کے کمانڈر ضابطہ اکبر شاہ سے جہاد افغانستان کی تازہ ترین صورت حال پر بات چیت کی جناب اکبر شاہ پہلے افغانستان کی سرکاری فوج میں کیپٹن تھے لیکن جہاد افغانستان کے آغاز میں ہی مجاہدین کے ساتھ آملے اور گذشتہ آٹھ برس سے ان کے ساتھ مسلسل خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

وفد کے ارکان نے ژاور سے راغبیلی تک سفر پیدل کیا اور خوست شہر کے بالکل متصل پہاڑ کی چوٹی پر مجاہدین کے مورچے اور اس کے قریب مرکز میں دو دن بسر کیے۔ اس دوران راغبیلی کے مرکز میں مجاہدین کی تربیتی مشقیں دیکھیں اور علاقہ میں روسی طیاروں کی مسلسل بمباری سے پیدا ہونے والی ویرانی اور تباہی کا مشاہدہ کیا۔ ۲۴ مارچ کو وفد بنوں پہنچا اور ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں دورہ کے تاثرات بیان کر کے لاہور واپس روانہ ہو گیا۔

وفد کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی نے دورہ کا مقصد جنیوا مذاکرات کے نتیجہ میں ہونے والے مبینہ سمجھوتہ کے پس منظر میں محاذ جنگ پر برسرپیکار مجاہدین کے تاثرات و احساسات معلوم کرنا تھا اور ہم نے یہ مشاہدہ کیا ہے۔ کہ مجاہدین پر ان مذاکرات اور معاہدہ کا کوئی اثر نہیں ہے۔ اور وہ اس سے بالکل بے نیاز ہو کر مکمل فتح تک جنگ جاری رکھنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ مجاہدین کے نزدیک مکمل فتح کا مطلب صرف روسی افواج کی واپسی نہیں بلکہ کابل میں ایک مکمل اسلامی حکومت کا قیام ہے جس کے بغیر مجاہدین ہتھیار رکھنے کے لئے کسی صورت میں تیار نہیں۔ ہم جب ژاور کے مرکز میں پہنچے تو وہاں مہمان خانے میں ایک کیلنڈر لٹکا ہوا تھا جس پر حزب اسلامی افغانستان کے امیر مولوی محمد یونس خالص کا یہ مقولہ درج ہے اور یہ مقولہ مجاہدین کے موقف اور عزم کا صحیح آئینہ دار ہے۔ مقولہ فارسی میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"ایک مکمل اسلامی حکومت کے قیام کے بغیر ہتھیار ڈالنا خودکشی کے مترادف ہوگا"

جنیوا مذاکرات کے پس منظر میں ایک اہم سوال لوگوں کے ذہنوں میں ابھرتا ہے وہ یہ کہ اگر سمجھوتے پر دستخط ہو گئے اور امریکہ و دیگر حمایتی ممالک نے مجاہدین کی امداد بند کر دی تو پھر جہاد افغانستان کا مستقبل کیا ہوگا اور مجاہدین اس جنگ کو فوجی امداد کے بغیر کیسے جاری رکھ سکیں گے۔

یہ سوال ہمارے ذہنوں میں بھی تھا اور ہم نے یہ سوال ضابطہ اکبر شاہ اور دیگر مجاہدین سے کیا اس کے جواب میں انہوں نے جذبات کا اظہار کیا اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

★:- ہم نے جہاد کا آغاز امریکہ یا کسی اور طاقت کے کہنے پر اور ان کی امداد کے سہارے نہیں کیا تھا۔ بلکہ اپنی پرانی رائفلوں اور گھروں میں موجود ہتھیاروں کے ساتھ جنگ شروع کی تھی اور جب بیرونی طاقتوں نے دیکھا کہ ہم نے واقعی مزاحمت کر کے اپنا وجود تسلیم کرا لیا ہے تو اس وقت یہ طاقتیں ہماری طرف متوجہ ہوئیں اگر ہم اس دور میں مسلح مزاحمت کر کے روسی جارحیت کے مقابلہ میں اپنا وجود دنیا سے منوا سکتے ہیں تو آج بھی بیرونی امداد کے بغیر جنگ جاری رکھنا ہمارے لئے مشکل نہیں ہے۔

★:- آج ہم تربیت، جنگی تجربہ اور اسلحہ کے ذخیرہ کے لحاظ سے پہلے سے کہیں بہتر پوزیشن میں ہیں۔ ہمارے پاس اسلحہ کے جو موجودہ ذخائر ہیں ان کے ذریعہ مزید ایک رائفل ملے بغیر بھی ہم موجودہ جنگ کو مزید پانچ سال تک جاری رکھ سکتے ہیں اور پھر ہمارے پاس اسلحہ کی جو مقدار ہے اس میں ایک اچھا خاصا حصہ اس اسلحہ کا ہے جو ہم چھاپہ مار حملوں کے ساتھ دشمن سے چھینتے ہیں۔ یہ خدائی امداد ہے اسے تو کوئی عالمی طاقت بند نہیں کر سکتی۔

★:- اور اصل بات یہ ہے کہ ہماری یہ جنگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے اور جہاد میں انحصار اسباب اور ہتھیاروں پر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور نصرت پر ہوتا ہے۔ اگر ہم ہتھیاروں کی طرف دیکھتے تو جہاد کا آغاز ہی نہ کرتے۔ ہم نے اپنا شرعی فریضہ سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی امداد کے سہارے پر جہاد کا آغاز کیا اور اللہ پاک نے مدد فرمائی۔ وہ اللہ جنیوا سمجھوتے کے بعد بھی موجود رہے گا۔ اور ہماری اس مدد پر قادر ہوگا اس لئے ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ بڑی طاقتوں کی پرواہ کئے بغیر مکمل فتح تک ہماری جنگ جاری

رہے گی اور کابل پر اسلامی حکومت کا پرچم لہرائے بغیر ہم جنگ بند نہیں کریں گے۔

مولانا زاہدالراشدی نے کہا کہ افغان مجاہدین کی طرف سے ان جذبات اور عزائم کے اظہار کے بعد ہمیں اس بات پر پوری طرح شرح صدر حاصل ہو گیا ہے کہ بڑی طاقتوں کی سازباز اور جنیوا مذاکرات کے نتیجہ میں ہونے والا کوئی بھی سمجھوتہ افغان مجاہدین کی جدوجہد پر اثر انداز نہیں ہو گا اور بالآخر کابل پر افغان مجاہدین کی اسلامی حکومت قائم ہو کر رہے گی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بعض سیاسی عناصر افغانستان کی جنگ کو امریکہ اور روس کی جنگ قرار دے کر جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے مسلسل پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ لیکن افغان مجاہدین نے جنیوا مذاکرات کے حوالہ سے امریکہ اور روس دونوں کے موقف کو مسترد کر کے عملاً یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کی جنگ امریکہ کی جنگ نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے وطن کی مکمل آزادی اور ایک نظریاتی اسلامی حکومت کے قیام کے لئے لڑ رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے پاک افغان سرحد سے خوست کے قریب پہاڑی مورچوں تک جو سفر کیا ہے اس میں دو باتیں بطور خاص نوٹ کی ہیں۔ ایک یہ کہ اس علاقہ میں سرکاری فوجوں یا عملہ کا دور دور تک کوئی نشان نہیں ملتا۔ بلکہ خوست شہر اور چھاؤنی کے چاروں طرف پہاڑیوں اور راستوں پر مجاہدین کا مکمل قبضہ اس حقیقت کی شہادت دے رہا ہے کہ چند شہروں اور چھاؤنیوں کے علاوہ پورا افغانستان مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔ اور دوسری بات ہمارے مشاہدہ میں یہ آئی ہے کہ میدانی لڑائی میں مجاہدین کو سرکاری فوجوں پر بالادستی حاصل ہے۔ خوست چھاؤنی مجاہدین کے محاصرہ میں ہے۔ کوئی زمینی راستہ سرکاری فوجوں کے پاس نہیں ہے۔ طیاروں کے ذریعہ راشن وغیرہ کی سپلائی ہوتی ہے۔ طیارے بھی رات کی تاریکی میں تاریک رن وے پر اترتے ہیں۔ یہ رن وے ہمارے مورچہ سے صاف نظر آ رہا تھا۔ اور نصف شب کے قریب مورچہ پر پہرہ دینے والے نوجوانوں نے تاریکی میں اترنے اور سامان اتار کر پرواز کرنے والے طیارہ کو بھی دیکھا۔ پہاڑ کی چوٹی سے ایک طرف دور فاصلے پر میران شاہ کی روشنیاں جگمگاتی ہوئی نظر آ رہی تھیں اور دوسری طرف اسی پہاڑی کے دامن میں آباد خوست شہر مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا ویرانی کا منظر پیش کر رہا تھا۔

جس مورچہ میں ہم ٹھہرے ہوئے تھے وہ پہاڑ کی چٹانوں کو تراش کر اس کے اندر غار میں بنایا گیا ہے وہاں سے مجاہدین نے ہماری موجودگی میں مارٹر توپ سے کئی گولے خوست چھاؤنی پر پھینکے۔ اس کے بعد دو اور مورچوں سے بھی مجاہدین نے چھاؤنی پر گولے برسائے۔ ہمیں یقین تھا کہ اس کے جواب میں ہم پر شدید گولہ باری ہو گی۔ لیکن ہمارے میزبانوں نے کہا کہ آرام سے عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائیں۔ کچھ بھی نہیں ہو گا اور واقعتہً ہم ساری رات آرام کی نیند سے سوتے رہے اور گولہ باری کا جواب ایک گولی کی صورت میں بھی ہماری طرف نہیں آیا۔

روسی افواج اور کابل انتظامیہ کی سرکاری فوجوں کے پاس افغان مجاہدین کے خلاف ایک ہی مؤثر اور کارگر ہتھیار ہے اور وہ ہے فضائیہ جس کا متبادل مجاہدین کے پاس نہیں ہے۔ سرکاری طیارے مجاہدین پر بمباری کرتے ہیں بلکہ ان کی مسلسل اور وحشیانہ

بمباری نے پورے افغانستان کو کھنڈرات میں تبدیل کردیا ہے۔ ہمیں راستہ میں متعدد بستیاں ملیں لیکن ایک بھی آباد نہیں تھی اور بیشتر مکانات بمباری کی وجہ سے زمین بوس تھے۔ روسی طیاروں کی اس وحشیانہ بمباری نے نہ صرف آبادیوں کو بلکہ جنگلات کو بھی جھلسا دیا ہے۔ اور پہاڑوں کی مضبوط چٹانوں کو پرزے پرزے کردیا ہے۔ ہم جس روز راغبیلی کے مرکز میں مجاہدین کی تربیتی مشقیں دیکھ رہے تھے اس وقت اچانک ۸ طیارے فضا میں نمودار ہوئے۔ مجاہدین کی بتائی ہوئی تدبیر کے مطابق ہم زمین پر اوندھے منہ لیٹ گئے۔ چاروں طرف سے طیارہ شکن توپیں گرجنے لگیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ طیارے تڑا ور کے قریب بلندی سے بم برسا کر چلے گئے۔ اس بمباری میں ایک مجاہد شہید اور چھ زخمی ہوئے۔

کابل انتظامیہ کی یہی فضائی قوت ہے جس کی وجہ سے مجاہدین کے لئے شہروں اور میدانی علاقوں میں قبضہ کو برقرار رکھنا مشکل ہے ورنہ وہ کئی بار ان علاقوں پر قبضہ کرچکے ہیں۔ اور میدانی جنگ میں سرکاری فوجوں کو شکست دے چکے ہیں اگر مجاہدین کے پاس فضائیہ کا کوئی متبادل انتظام ہوتا تو یہ جنگ آج سے کئی سال پہلے ان کی مکمل فتح کی صورت میں انجام پذیر ہوچکی ہوتی۔ مجاہدین کے پاس طیارہ شکن توپیں اور سٹنگر میزائل موجود ہیں اور وہ انہیں کامیابی کے ساتھ استعمال بھی کرتے ہیں جس سے ان کے نقصانات کا تناسب خاصا کم ہوگیا ہے اور روسی طیارے اب نزدیک آنے کی بجائے خاصی بلندی پہ پرواز کرتے اور بم پھینکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سرکاری فوجوں کا یہی ایک ہتھیار ہے جو مجاہدین کے خلاف اب بھی مؤثر اور کارگر ہے۔

مولانا زاہد راشدی نے کہا کہ پاکستان کے بعض سیاستدان کابل انتظامیہ کی دعوت پر کابل گئے اور واپس آکر انہوں نے یہ کہا ہے۔ کہ انہوں نے افغان مجاہدین کا کوئی وجود نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی گولی کی کوئی آواز سنی۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہوائی جہازوں پہ سفر کرنے اور رفاہیوسٹار ہوٹلوں میں ٹھہرنے کی بجائے میرے ساتھ چلیں۔ میں انہیں خوست، ارگون اور جاجی کے محاذوں پر لے جاتا ہوں اور پیدل سفر میں اس جنگ کا مشاہدہ کراتا ہوں۔ جو آج بھی جاری ہے۔ اور اسی جنگ نے روس کو مجبور کیا ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنی فوجیں واپس بلانے کا بار بار اعلان کررہا ہے۔

جمعیۃ کے وفد کے قائد نے پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ بیرونی لابیوں کے یک طرفہ پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہوں اور مکمل یک جہتی کے ساتھ افغان مجاہدین کی بھرپور حمایت کرکے جہاد کے شرعی فریضہ کے احیاء اور افغانستان میں ایک مکمل اسلامی حکومت کی تشکیل کے اس تاریخی عمل میں مؤثر اور یادگار کردار ادا کریں۔

خریدار حضرات خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں!